از عدالتِ عظمیٰ

شیام لال (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے و دیگران

بنام

کیشو لال (متوفی) و دیگر

تاریخ فیصلہ: 26 اپریل 1995

[کے راموسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

آئین ہند 1950: آرٹیکل 136۔

اپیل-عدالت عالیہ کے ذریعے درج کردہ حقائق کا پتہ لگانا- نچلی عدالتوں کے ذریعے شواہد کی تعریف پر مبنی تلاش-کوئی مداخلت طلب نہیں کی گئی۔

مکان کی ملکیت کے ساتھ ساتھ ملکیت کے اعلان کے لیے مدعا علیہ I کی طرف سے دائر مقدمے میں عدالت عالیہ نے بالآخر کہا کہ ایوان کی تقسیم کے حوالے سے ٹرائل کورٹ کی طرف سے دی گئی ہدایت کو ڈگری سے خارج کر دیا جانا چاہیے کیونکہ مقدمے کے کسی فریق نے تقسیم کے لیے درخواست نہیں دی تھی اور اگر کوئی فریق تقسیم کے لیے بے چین تھا تو وہ اس مقصد کے لیے ایک علیحدہ مقدمہ کر سکتا ہے۔اس کے بعد، مدعا علیہ I نے تقسیم کے لیے مقدمہ دائر کیا جس کا فیصلہ ٹرائل کورٹ نے کیا۔اپیلٹ عدالت نے ہرجانے کی اجازت دی لیکن قبضے کی وصولی اور مواد کو ہٹانے سے متعلق مقدمہ خارج کر دیا۔عدالت عالیہ نے مدعی مدعاعلیہان کے حق میں ڈگری منظور کی اور یہ نتیجہ ریکارڈ کیا کہ گھر میں کچھ جگہوں پر تعمیر عدالت عالیہ کی طرف سے پیش کردہ فیصلے کے بعد کی گئی تھی۔مدعاعلیہان نے اس عدالت کے سامنے اپیل کو ترجیح دی۔

اپیل کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قرار دیا گیا کہ: عدالت عالیہ کی طرف سے درج کیا گیا نتیجہ کہ بعض مقامات پر تعمیر عدالت عالیہ کے پہلے فیصلے کے بعد ہوتی ہے، تمام عدالتوں کی طرف سے شواہد کی تعریف پر مبنی حقیقت کا نتیجہ ہے۔ اس طرح یہ مداخلت کے لیے موزوں معاملہ نہیں ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1190، سال 1977۔

ایس اے نمبر 977، سال 1972 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 2.4.75 کے فیصلے اور حکم سے۔

وی جے فرنچائزز برائے اپیل کنندہ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

یہ اپیل الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے سے خصوصی اجازت کے ذریعے پیدا ہوتی ہے اور دوسری اپیل نمبر 977/72 ہے جس کی تاریخ 2 اپریل 1975 ہے۔ مدعا علیہ نمبر 1 کیشو لال کی نمائندگی اپیل کنندگان کے قانونی نمائندے کرتے ہیں۔ انہیں 1948 میں الہ آباد امپر وومنٹ ٹرسٹ نے جی تولا کے پلاٹ نمبر 184 میں ایک جگہ الاٹ کی تھی۔ اس پر ایک عمارت تعمیر کی گئی۔ کیشو لال نے یہ اعلان کرنے کے لیے مقدمہ نمبر 58/69 دائر کیا کہ وہ مذکورہ مکان کا واحد مالک ہے اور مدعا علیہ کے بھائی شیام لال اور اس کی ماں سے قبضہ کے لیے۔ بالآخر، ان کارروائیوں میں عدالت عالیہ نے 11 مئی 1966 کے فیصلے اور ڈگری ذریعے اس طرح فیصلہ دیا:

"ٹرائل کورٹ کی طرف سے دی گئی ہدایت کئی اعتراضات کے لیے کھلی ہے۔ یہ سمت گھر کی تقسیم کی نوعیت میں ہے۔ نہ تو مدعی اور نہ ہی مدعا علیہان نے ایوان کی تقسیم کے لیے عدالت میں درخواست دی۔ ایسا لگتا ہے کہ X Y لکیر نقشے پر من مانی طور پر کھینچی گئی ہے۔ فریقین کے مخصوص حصص پر تبادلہ خیال نہیں کیا گیا۔ فیصلے میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ ایوان کی تقسیم مشترکہ جائیداد میں فریقین کے حصص کے تناسب سے ہے۔ پتہ چلا ہے کہ یہ گھر مشترکہ خاندانی فنڈ سے بنایا گیا تھا۔ گھر کے مختلف حصوں پر فریقین کا قبضہ رہا ہے۔ انہیں ان حصوں کے قبضے میں چھوڑ دیا جانا چاہیے تھا۔ اگر کوئی فریق ان حصوں کے قبضے میں رہ جائے۔ اگر کوئی فریق ایوان کی تقسیم کے لیے بے چین ہے، تو اس فریق کو تقسیم کے لیے علیحدہ مقدمہ دائر کرنا چاہیے۔ فی الحال، فریقین کو خاندان سے تعلق رکھنے والے گھر کی مشترکہ ملکیت کے لیے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

چھوڑ دیا جانا چاہیے۔ زیر بحث سمت کو ڈگری نامے سے خارج کر دیا جانا چاہیے۔ اپیل جزوی طور پر کامیاب ہو جاتی ہے، جبکہ کراس اعتراض ناکام ہو جاتا ہے۔"

اس کے بعد کیشو لال نے الہ آباد کی فرسٹ ایڈیشنل منسف کورٹ میں تقسیم کا مقدمہ دائر کیا۔ ٹرائل کورٹ نے مقدمے کا فیصلہ سنایا اور سی اے نمبر 70 / 409 میں اپیل پر، اپیلٹ کورٹ نے 600 روپے کے ہرجانے کی اجازت دی لیکن قبضے کی وصولی اور مواد کو ہٹانے سے متعلق مقدمہ خارج کر دیا۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ فیصلے میں کہا کہ اے، بی، سی، ڈی اور ای، ایف، جی، ایچ میں تعمیر عدالت عالیہ کے پہلے فیصلے کے بعد کی گئی تھی۔ اس کے مطابق، مدعی مدعا علیہان کے حق میں ڈگری منظور کیا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کی طرف سے یہ اپیل۔

اپیل گزار کے وکیل، شری فرانسس نے دلیل دی کہ عدالت عالیہ کی طرف سے درج کردہ نتیجہ کہ اے، بی، سی، ڈی اور ای، ایف، جی، ایچ مقامات پر تعمیر فیصلے کے بعد کی ہے، درست نہیں ہے۔ یہ تمام عدالتوں کے تعریفی شواہد پر مبنی حقیقت کا نتیجہ ہونے کی وجہ سے، ہمیں یہ نہیں ملتا کہ یہ ہماری مداخلت کا معاملہ ہے۔ اس کے مطابق اپیل کو خارج کر دیا جاتا ہے، لیکن بغیر کسی قیمت کے۔

شری فرانسس کی طرف سے یہ تجویز دی گئی ہے کہ چونکہ اپیل گزار قبضے میں ہیں اس لیے فریقین کے ذریعے ضروری ایڈ جسٹمنٹ پر غور کیا جا سکتا ہے۔ ہمارا یہ حکم اس طرح کی ایڈ جسٹمنٹ کو روکتا نہیں ہے جو سب کے خیال میں مطلوب، جو غیر ضروری قانونی چارہ جوئی سے بچ جائے گا۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document